روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 18 نومبر 2000ء 21 شعبان 1421 ہجری- 18- نبوت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 264

دعا کا دائرہ وسیع رکھو

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرماتھے- اعرابی نے نماز پڑھی اور یہ دعا کرنے لگا اے اللہ صرف مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم کرنا اور ہمارے علاوہ کسی پر رحم نہ کرنا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا تو نے تو ایک وسیع دائرہ کو تنگ کر دیا-

(جامع ترمذی کتاب الطھارۃ باب فی البول)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے- اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے- اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے- اور نرے اسباب پر گر رہنا- اور دعا کو لاشی محض سمجھنا یہ دہریت ہے- یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے- جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا- اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی- وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں- لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے- وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے- ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی- اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے- یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے- اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے-

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف (دین حق) ہی میں دی گئی ہے- دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148-149)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں اور صدقات کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے- تاہم ابھی آرام کی ضرورت ہے-

احباب جماعت پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم شافی مطلق اپنے فضل و رحم کے ساتھ پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کے تمام منصوبوں کو آسمانی تائید و نصرت سے نوازتا رہے- آمین

تحریک جدید میں مسابقت الی الخیرات کا جذبہ

○ تحریک جدید کو جاری کرنے والے مقدس وجود نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں مسابقت الی الخیرات کے جذبہ کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے قرآن مجید کی تعلیم فاستبقوالخیرات کو ہمارے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لئے بڑے تکرار سے اور مختلف رنگوں میں ہدایت فرمائی ہیں- مخلصین جماعت کو غور کرنا چاہئے کہ اس میں کیا کیا حکمتیں مضمر ہیں- اس کی حکمتیں نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض لوگ وعدہ ہی نہیں کرتے کہتے ہیں کہ جب رقم ہو گی نقد ادائیگی کر دیں گے- بعض لوگ وعدہ کو جلد ادا کرنے کی بجائے اسے موخر کرتے چلے جاتے ہیں اور سال کے آخر میں ادا کرتے ہیں یا کسی مجبوری کے تحت وقت کے اندر ادا نہیں کرپاتے اور بقایادار بن جاتے ہیں-

تحریک جدید کے میدان میں فاستبقوالخیرات کی تعلیم کی طرف بار بار متوجہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات ممالک بیرون سے تعلق رکھتے ہیں جو پیشگی اخراجات کے متقاضی ہوتے ہیں- جن دوستوں کو جلسہ سالانہ یو- کے میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ تاریخ روانگی سے بہت پہلے اخراجات شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح تحریک جدید کے اخراجات بھی اصل وقت سے بہت پہلے رقم کے محتاج ہوتے ہیں اندریں صورت اگر سال کے پہلے نصف حصہ میں موعودہ رقمیں مرکز میں پہنچ جائیں تو مرکز میں بڑی سہولت ہوتی ہے اور یہ سہولت بہم پہنچانا یقیناً بڑے ثواب کا موجب ہے- علاوہ ازیں جو انعامات فاستبقوالخیرات پر عمل کرنے سے متحقق ہوتے ہیں-

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں-

"یاد رکھو! نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے- یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں- کہ آخر میں دے دیں گے- بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے- بعض نے

باقی صفحہ 8 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 134)

حضرت مسیح موعود کا آخری سفر لاہور اور وصال مبارک

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی کے قلم سے:۔

”حضور لاہور تشریف لے گئے۔ آہ مئی کا مہینہ اور 1908ء ایک روز میں نے صبر سے کام لیا۔ اور آخر جذبات شوق نے ایک نظم کی صورت اختیار کی۔ جس کا مطلع ہے۔

صفحۂ ارض پہ زریں ہے نشان لاہور
بڑھ گئی چرخ چہارم سے بھی شان لاہور

اس میں ایک شعر تھا۔

اپنے اکمل کو بلا لیجئے جلدی حضرت
دیکھنا چاہتا ہے وہ بھی مکان لاہور

یہ نظم کسی نے سنا دی۔ حضور اس وقت شالامار میں جلوس فرماتے۔ ارشاد ہوا بلالو۔ حضرت مفتی صاحب نے مجھے تار دیا۔ اور میں وہاں پہنچا وہیں بدر کا ڈیکلریشن دے دیا۔ اور اخبار وہیں سے نکلنے لگا۔ ان دنوں ایسی پابندیاں نہ تھیں۔ وفات سے پہلے روز عصر کے وقت حضور باہر تشریف لائے۔ ارشد گولیکی سے پہنچا بلا پیش کیا بیعت کرائی۔ اور عرض کیا کہ اس کی والدہ کی خواہش ہے۔ کہ حضور اس یتیم پر دست شفقت پھیریں۔ آپ نے پیٹھ پر تھپکی دی۔ سحری کے وقت خبر ملی کہ حضور کی طبیعت علیل ہے۔ دعائیں کی جائیں۔ پھر خبر آئی کہ سخت بیمار ہیں۔ سنتے ہی چھکے چھوٹ گئے۔ صبح حضرت مفتی صاحب نے مجھے اخبار بدر چھپوانے کے لئے پنجاب سماچار کے دفتر میں بھجوایا جب میں واپس آیا تو احباب میں ایک خاص قسم کی گھبراہٹ دیکھی مگر کوئی کچھ بتاتا نہیں تھا۔ آنکھیں پر نم تھیں۔ اور ہونٹ خشک۔ حضرت مفتی صاحب نمودار ہوئے میں نے حال پوچھا۔ مجھے بازو سے پکڑ کر اس کمرے میں لے گئے۔ جہاں پلنگ پر حضور استراحت جاوید فرما چکے تھے۔ چہرہ مبارک پر دوسری چادر تھی۔ میں نے جھٹ جھک کر پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد کچھ سکتہ کا عالم ہوگیا۔

ہاں میں نے یہ محسوس کیا کہ مفتی صاحب نے مجھے کمرے سے باہر لاکر نیچے پہنچا دیا۔ میں اپنے کمرے میں آگیا۔ اور بچوں کی طرح دھاڑیں مار مار کر رویا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد طبیعت صاف ہوئی۔ اور میں نے عواقب الامر کو سوچا دشمنوں کے تمام حملے حضور کی پیشگوئیاں سب باتیں میرے سامنے آئیں اور آخر مجھ پر ایک سکینت کا نزول ہوا۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ بات میخ آہنی کی طرح میرے سینے میں گڑی ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے مامور و مرسل اور وہی مسیح موعود مہدی معہود ہیں۔ جس کے آنے کا وعدہ اہل جہان کو دیا گیا۔

میری نجات اسی آستانہ قدسی پر سر بسجود رہنے میں ہے اور میری زندگی یہی ہے کہ میری موت حضور کے سلسلہ کی خدمت میں ہو۔“

(الحکم 21-28 مئی 1924ء صفحہ 8)

☆☆☆☆☆☆

خدا کی ذات غنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک بار خطاب کے دوران فرمایا:۔

”مولوی محمد اسماعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ ہوا۔ مولوی صاحب نے اسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے ہم تو اس طرح سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھری میں بند ہو کر بیٹھ جائیں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے اس بات کو سن کر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود...... نے فرمایا کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسماعیل صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے“

(الحکم 21 دسمبر 1911ء صفحہ 8-9)

☆☆☆☆☆☆

چندہ وقف جدید

○ تحریک وقف جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا ایسے احباب جماعت جنہوں نے ابھی تک چندہ وقف جدید ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد چندہ وقف جدید ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم وقف جدید)

☆☆☆☆☆☆

دست دعا

اب زخم کوئی باعثِ آزار نہیں ہے
حیرت میں ہے گم چشم، گھر بار نہیں ہے

دشمن ہیں مری گھات میں اور زادِ سفر میں
جز دستِ دعا کوئی بھی ہتھیار نہیں ہے

اس باغ سے پہلے ہے کڑی دھوپ کا صحرا
رستے میں کہیں سایۂ دیوار نہیں ہے

ہر موڑ پہ موجود ہیں عفریت کے سائے
صد شکر کہ مدھم میری رفتار نہیں ہے

کیوں چھوڑ نہیں دیتے اسے حال پہ اس کے
دل اتنی توجہ کا سزاوار نہیں ہے

کھل کر جو نہیں کہتے اشاروں میں ہی کہہ دو
کیا منہ پہ تمہارے لبِ اظہار نہیں ہے

کیا دورِ خرافات کی بے فیض زمیں پر
جو خون بہا ہے وہ ثمردار نہیں ہے؟

اکرم محمود

فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری

○ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالہا سال قبل دفتر وقف جدید میں فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری قائم فرمائی۔ اور خود مریضوں کا علاج کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضور کو خلافت پر متمکن فرمایا تو حضور نے ایک تجربہ کار ہومیو پیتھ ڈاکٹر کی منظوری عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈسپنسری کے سب مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اس ڈسپنسری سے روزانہ تقریباً ڈیڑھ صد سے زائد مریض استفادہ کرتے ہیں۔ مریضوں کی ایک بڑی تعداد بیرون ربوہ سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں وقف جدید کے ایسے معلمین جو ہومیو پیتھی طریق علاج سے واقفیت رکھتے ہیں وہ اس ڈسپنسری سے ادویات حاصل کر کے اپنے حلقے میں مفت علاج کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری سے بھرپور استفادہ کی درخواست ہے۔

(ناظم وقف جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم ظہور احمد صاحب

اگر تم خدا پر بھروسہ کرو تو خدا تمہیں پرندوں کی طرح رزق دے گا (حدیث نبویؐ)

"توکل علی اللہ" - ایک عظیم نعمت

جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو توکل کا اصل سرور اس وقت آتا ہے (مسیح موعود)

توکل کیا ہے؟

توکل کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کو توکل کہتے ہیں۔ توکل دل کی حالتوں میں سے ایک حالت کا نام ہے۔ جو کہ خداتعالیٰ کی توحید اور اس کے لطف و کرم پر سچا ایمان لانے سے نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ جس کسی کو بھی یہ حالت میسر آ جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ صدق دل سے کارساز حقیقی یعنی خداتعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کبھی ظاہری اسباب میں کوئی کمی یا خرابی واقع ہو جائے تو تب بھی وہ حوصلہ نہیں ہارتا اور نہ ہی اس کا دل تشویش اور الجھن کا شکار ہوتا ہے۔ بلکہ ایسی حالت میں بھی وہ ہمیشہ آرام، سکون اور اطمینان محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ جس نے اسباب میں خلل پیدا کیا ہے۔ وہی اسے خود ہی دور بھی کرے گا۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہئے کہ ظاہری تدابیر سے کلیتہً منہ موڑ کر صرف خداتعالیٰ پر اعتماد کر کے بیٹھ جانا ہرگز توکل نہیں کہلاتا۔ بعض جھوٹے صوفیوں اور فقیروں نے ترک عمل، اسباب اور تدابیر سے بے پروائی کا نام توکل رکھ دیا ہے۔ جو کہ ہرگز درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی کام کو پورے عزم و ارادہ اور کوشش کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد یہ یقین رکھنا کہ اگر اس کام میں بھلائی ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہمیں ضرور کامیاب فرمائے گا۔ اس کا نام توکل ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خداتعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خداتعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خداتعالیٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی ہو گی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 566)

توکل کی فضیلت

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو توکل کی تاکید فرمائی ہے۔ جیسے فرمایا کہ۔ "بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔"

(سورۃ ابراہیم آیت 13)

اسی طرح فرمایا کہ۔

"اور تو اس پر توکل کر جو زندہ ہے اور سب کو زندہ رکھتا ہے۔ کبھی نہیں مرتا۔"

(سورۃ فرقان آیت 59)

2۔ توکل کو خداتعالیٰ نے ایمان کی شرط قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ "اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہئے"۔

(سورۃ آل عمران آیت 161) اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ۔ "نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔"

(سورۃ انفال آیت 3)

3۔ جو لوگ ہر معاملے میں خداتعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ۔ "اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔"

(آل عمران۔ 160)

4۔ اسی طرح جس شخص کو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے خداتعالیٰ کی طرف سے ان الفاظ میں خوشخبری دی جاتی ہے کہ۔ "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔" (سورۃ زمر آیت 37) جس کے بعد ایسے شخص کو کسی دوسرے کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ۔ "جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے۔ وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔" (سورۃ طلاق آیت 4) چنانچہ ایسے تمام لوگ یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ۔ "ہمارے لئے اللہ کی ذات کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔"

(سورۃ آل عمران آیت 173)

توکل اور احادیث نبویہؐ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر معاملے میں خداتعالیٰ پر ہی توکل کرنے کو اہمیت دی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھے (خواب یا کشف کی حالت میں جب) تمام امتیں دکھائی گئیں تو میں نے ایک ایسی جماعت دیکھی جو کہ آسمان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک موجود تھی۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ تیری امت ہے۔ اور ان میں سے ستر ہزار ایسے ہیں جو کہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ اس پر صحابہؓ نے بے تابانہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون خوش نصیب ہیں جو بلا حساب جنت میں بھیج دیئے جائیں گے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ نہ تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ کراتے ہیں اور نہ شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں یہ سن کر عکاشہ بن محصنؓ (صحابی) کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے حق میں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان ستر ہزار میں اٹھائے۔ آپؐ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو۔ پھر ایک اور صحابی اٹھے اور عرض کیا میرے لئے بھی دعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم پر عکاشہ سبقت لے گئے۔"

(بخاری و مسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لو۔ جیسا کہ توکل اور بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا۔ جیسا کہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے (اپنے گھونسلوں میں) آ جاتے ہیں۔"

(ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم توکل کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ پھر بھی اس بارہ میں خداتعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتے تھے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے یہ دعا اپنی امت کو بھی سکھائی ہے۔ اور آپؐ چاہتے تھے کہ جس طرح خداتعالیٰ نے مجھے توکل کی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے میری امت کو بھی یہ نعمت عطا کر دے۔ آپؐ ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ عرض کیا کرتے تھے کہ۔ "اے اللہ میں تیری اطاعت کے لئے فرمانبردار ہو گیا۔ اور تیرے ہی اوپر ایمان لایا۔ اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ اور میں نے تیری طرف رجوع کیا۔ اور تیری ہی طرف اپنا محاکمہ پیش کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔ اس بات سے کہ تو مجھے گمراہ کرے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو حی لایموت ہے۔ اور جن و انس سب مر جائیں گے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توکل میں سب کو پیچھے چھوڑ گئے

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم توکل علی اللہ کے عدیم المثال اور منفرد مقام پر فائز تھے۔ جس مقام تک نہ پہلوں میں سے کوئی پہنچ سکا ہے اور نہ آئندہ کوئی پہنچ سکتا ہے۔ آپؐ کی توجہ تو ایک لحہ کے لئے بھی خدا سے خالی نہیں ہوتی تھی۔ نہ دن کو نہ رات کو نہ آسانی کے حالات میں اور نہ تنگی کے حالات میں۔ چنانچہ جب بھی مدد کی ضرورت پڑتی تو آپؐ اسی کو پکارتے اور اسی سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔ اور آپؐ کو کامل یقین تھا کہ جب بھی میں خدا کو پکاروں گا وہ ضرور میری مدد کے لئے پہنچے گا۔ یہی وجہ تھی کہ آپؐ سخت مشکل کے حالات میں بھی ہمیشہ پرامید نظر آتے تھے۔ کبھی بھی آپ پر گھبراہٹ طاری نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ کئی موقعوں پر تو آپؐ اپنے ساتھ موجود صحابہؓ کو بھی حوصلہ اور تسلی دلاتے ہیں۔ جیسے ہجرت مدینہ کے وقت غار ثور میں آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو "لاتحزن ان اللہ معنا" کہہ کر تسلی دلائی۔ اس قسم کے توکل علی اللہ کے واقعات سے آنحضور صلی اللہ کی سیرت طیبہ بھری پڑی ہے۔ جن کا شمار ناممکن ہے۔ ان میں سے دو واقعات بطور نمونہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ "غزوہ ذات

الرقاع کا واقعہ ہے کہ ایک دن ہم ایک جگہ سایہ دار درختوں کے پاس پہنچے اور وہاں آرام کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لئے ایک سایہ دار درخت منتخب کیا۔ آپؐ آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک مشرک وہاں پہنچا۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اور آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ اس نے تلوار سونت لی اور حضورؐ کو جگا کر کہنے لگا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ حضورؐ نے اسے جواب دیا۔ نہیں۔ اس نے کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ۔ حضورؐ کے اس جواب کا اس کافر پر ایسا رعب پڑا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا۔ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر وہ بدو گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ آپؐ ہی درگزر فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ میں یہ نہیں مانتا لیکن میں آپؐ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپؐ سے کبھی نہیں لڑوں گا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا۔ جو آپؐ سے لڑتے ہیں۔ آپؐ نے اسے آزاد فرمایا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور ان کو بتایا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں۔ جو دنیا میں سب سے بہتر ہے۔"

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ پر توکل

پھر جنگ احد کے موقعہ پر جب مسلمانوں کو عارضی شکست کا سامنا کرنا پڑا تو جنگی حکمت کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو لے کر ایک پہاڑی کی اوٹ میں چلے گئے اس پر سردار کفار ابو سفیان نے فتح کے نشہ میں مسلمانوں کے خلاف نعرہ بازی شروع کر دی کہ آج ہم نے محمدؐ کو، ابوبکرؓ کو اور عمرؓ کو ہلاک کر دیا ہے۔ صحابہ بار بار جواب دینا چاہتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر بار منع فرمایا۔ جس پر ابو سفیان ان کی ہلاکت کا یقین کر کے یہ نعرے لگاتا ہے کہ "اعل ھبل" یعنی ہبل بت کی جے اور "لنا عزی ولا عزی لکم" کہ ہمارے لئے عزیٰ بت ہے جس نے ہماری مدد کی اور اے مسلمانو تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ جو تمہاری مدد کرتا۔

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ باوجود عارضی شکست اور جانی خطرہ کے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نام پر خاموش نہ رہ سکے۔ بلکہ خدا کے نام کی عظمت کی خاطر اسی پر توکل کرتے ہوئے صحابہؓ سے فرماتے ہیں کہ تم جواب دو کہ "اللہ اعلیٰ واجل"۔ کہ اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ، بزرگی اور برتری والا ہے۔ "اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم"۔ اللہ ہمارا آقا و مولیٰ ہے جو ہمارا امدادگار ہے۔ اور اے کافرو! تمہارا کوئی آقا و مولیٰ نہیں ہے۔

اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی یا اپنے صحابہ کی جان کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی بلکہ اپنے مولیٰ کی عظمت کا نعرہ بلند کیا۔ اور ہر مشکل سے مشکل وقت میں خدا پر ہی توکل، بھروسے اور اعتماد کا درس دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اسی طرح اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے گزری ہے۔

توکل کی بنیاد

جیسا کہ مضمون کے آغاز میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے لطف و کرم پر سچا ایمان لانے سے انسان کے دل میں توکل کی حالت جنم لیتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہی دو بنیادی ستون ہیں جن پر توکل کی عمارت قائم ہوتی ہے۔

جہاں تک پہلے ایمان یعنی توحید کا تعلق ہے۔ یہ مضمون اپنی ذات میں بہت وسعت رکھتا ہے۔ یہاں میں توحید سے متعلق صرف اسی پہلو کو بیان کروں گا جس پر توکل کی بنیاد قائم ہے۔

اس پہلو سے اگر توحید پر غور کیا جائے تو بنیادی بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ توحید صرف ایک درجہ تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے مختلف درجات ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں توحید کے تین درجوں کا ذکر ایسے انداز میں کیا ہے کہ ساتھ ہی آپ توکل کا مضمون بھی بیان فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ توحید کے تین درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کی پرستش نہ کریں۔ نہ پتھر کی۔ نہ آگ کی۔ نہ آدمی کی۔ نہ کسی ستارہ کی۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ اسباب پر بھی ایسے نہ گریں کہ گویا ایک قسم کا ان کو ربوبیت کے کارخانہ میں مستقل دخیل قرار دیں بلکہ ہمیشہ مسبب پر نظر رہے نہ اسباب پر۔ تیسرا درجہ توحید کا یہ ہے کہ تجلیات الٰہیہ کا کامل مشاہدہ کر کے ہر ایک غیر کے وجود کو کالعدم قرار دیں اور ایسا ہی اپنے وجود کو بھی غرض ہر ایک چیز نظر میں فانی دکھائی دے بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کامل الصفات کے۔ یہی روحانی زندگی ہے کہ یہ مراتب ثلاثہ توحید کے حاصل ہو جائیں۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم ص 223، 224)

توحید کا دوسرا درجہ توکل کہلاتا ہے۔ یعنی پروردگار ایک ہی ہے۔ جو کچھ ہے سب اسی کی وجہ سے ہے اور اسی کی طرف سے ہے اور اس کے باوجود وہ رحیم ہے، حکمت والا ہے اور لطف و کرم کرنے والا ہے۔ اس کی عطا اور شفقت ایک چیونٹی اور مچھر سے لے کر تمام آدم زادوں گویا ہر چیز پر محیط ہے۔ اور شفقت بھی ایسی کہ ماں کو اپنے بچے سے بھی ویسی شفقت نہیں ہو گی۔ جیسی کہ خالق کو اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔

چنانچہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو چاہے وہ بیماری، بیچارگی، ہلاکت، نقصان اور رنج و غم ہی کیوں نہ ہوں۔ ان سب کے متعلق ایک متوکل انسان یہی کہے گا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ مثلاً اگر خدا نے کسی کو مفلس پیدا کیا ہے تو اس کا ایمان یہ کہے گا کہ اس کی بھلائی اسی میں تھی۔ اگر دولت مند ہوتا تو ہو سکتا ہے یہ برباد ہو جاتا۔

توکل کے لئے ایک ضروری شرط

علاوہ اور باتوں کے توکل کے لئے جو ایک ضروری شرط بیان کی گئی ہے وہ زہد ہے۔ یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا۔ اس کے مال و متاع کو حاصل کرنے کی قدرت اور طاقت رکھنے کے باوجود اس کی جانب ضرورت سے زیادہ متوجہ نہ ہونا۔ اور ہمیشہ اس خیال کو دل میں بٹھائے رکھنا کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے بے شمار خزانوں کے بحر ذخار کا ایک قطرہ ہے۔ اگر اس میں سے کچھ مل گیا تو ٹھیک ہے اور اگر نہ ملا یا ملا ہوا ہاتھ سے چلا گیا تو کچھ حسرت نہیں۔ یہ زہد کہلاتا ہے۔

احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وصف کو اختیار کرنے کی خاص تاکید فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مشہور شاعر لبید نے جو بات کہی، اس سے زیادہ سچی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی۔ یعنی اس نے یہ بڑی سچی بات کہی کہ اللہ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے۔ ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے۔"

(مسلم کتاب الشعر)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دنیا اور اس کے مال و متاع کی کچھ بھی حیثیت نہ تھی۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ "اگر دنیا کی اللہ کی نگاہ میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وقعت ہوتی۔ تو وہ اس میں سے کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پینے دیتا۔"

(ترمذی)

پھر جہاں تک آپؐ کی اپنی حالت کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔ جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول۔ ہم آپ کے لئے نرم سا گدیلا بنا دیں تو کیا اچھا ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں۔ جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

(ترمذی کتاب الزھد)

پس اس قسم کا زہد ایک متوکل علی اللہ کے دل میں ہر وقت موجود رہنا چاہئے۔ اگر دنیا سے بندہ ان معنوں میں بے رغبت ہو جائے تو پھر اس کی توجہ کا محور صرف اور صرف خدا ہی ہو گا۔ کوئی چیز بھی اس کی توجہ کو خدا سے ہٹانے والی نہیں ہو گی۔ لیکن اگر انسان دنیا سے پوری طرح بے نیاز نہیں اور توکل کی امید رکھتا ہے تو ایسا شخص اول تو اس میدان کا شاہسوار ہی نہیں ہے لیکن اگر وہ اس میدان میں کود ہی پڑا ہے تو وہ اس موقعہ پر لازماً ہمت ہار جائے گا جب اسے کوئی دنیوی نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ اس نے دنیا کو پوری طرح خیرباد نہیں کہا۔ مگر اس کے بالمقابل ایک زاہد متوکل ہر نقصان کو خدا تعالیٰ کی حکمت خیال کرتا ہے اور کبھی بھی ہمت نہیں ہارتا اور نہ ہی بے چینی محسوس کرتا ہے۔ بلکہ اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر حالت میں ہمیشہ پرسکون اور مطمئن رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں۔

"جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس (خدا) کو پاتے ہیں اور جو اس (دنیا) کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس (خدا) سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لیں تو وہ لاحاصل ہے۔ کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 248، 249)

ظاہری اسباب کی حیثیت

بعض جھوٹے صوفیوں نے ترک اسباب کو توکل کا نام دے دیا ہے۔ یہ ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ یہ بات شریعت کے خلاف ہے اور توکل جس کی بنیاد ہی شریعت پر رکھی گئی ہے وہ بھلا شریعت کی مخالفت کیسے کر سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جو اسباب یقینی اور قطعی ہیں وہ ہر صورت میں اختیار کرنے پڑیں گے۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنا توکل نہیں بلکہ حماقت کہلاتا ہے۔

کوئی شخص اگر یہ تصور کرتا ہے کہ توکل کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہر کام اللہ پر چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ وہ ذریعہ معاش کو بھی ترک کر دے اور کل کے لئے کچھ بھی نہ بچائے۔ بیمار ہو تو دوا دارو بھی نہ کرے۔ تو یہ سب باتیں لغو اور بے معنی ہیں جن کا توکل سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ ایسی بات نہ تو شریعت میں کہیں بیان ہوئی

ہے اور نہ ہی سنت رسولؐ اور احادیث سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ پتہ لگتا ہے کہ ان تمام ظاہری تدابیر کو اختیار کرنا از حد ضروری ہے۔ لیکن اگر ان پر بھروسہ کیا جائے گا۔ تو یہ بات توکل کے منافی ہوگی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ذریعہ معاش کو اختیار کرنے، گھر میں کچھ اگلے دن کے لئے بچا رکھنے یا اور اس قسم کی تدابیر اختیار کرنے سے کبھی منع نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ ان تمام اسباب کو اختیار کرنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور جہاں تک دوا دارو کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں تو آپؐ نے ایک مرتبہ تاکید فرمائی کہ۔ "اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کیا کرو۔" ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی آنکھ میں تکلیف تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ "یہ نہ کھاؤ یعنی تازہ خرمے بلکہ چقندر کے کچھ پتے جو کے پانی کے ساتھ استعمال کرو۔

طب نبویؐ کے عنوان سے جو آج ہمیں کتابیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ ان میں بہت سے اقوال و افعال اس بات کے گواہ ہیں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ تمام ذرائع اختیار کئے۔

پس معلوم ہوا کہ قرآن کریم اور سنت رسولؐ اسباب کے اختیار کرنے میں ہرگز روک نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں کے مطالعہ سے یہ پتہ لگتا ہے کہ جو یقینی اسباب ہیں ان کو ضرور اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر بھروسہ ہونا چاہئے۔ تدبیروں پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی شخص گھر کے دروازے بند کرکے اندر چھپ کر بیٹھ رہے تو ایسا توکل حرام ہے۔ اس کا کہیں سے بھی ثبوت نہیں ملتا۔ اب مثلاً سنت الٰہی جسے قانون قدرت بھی کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو یہ ہے کہ انسان روٹی کے لئے ہاتھ بڑھا کر خود اسے اپنے منہ میں ڈالے گا تو اس کا پیٹ بھرے گا۔ اب ایک شخص کھانے کو ہاتھ تک نہ لگائے اور نوالہ منہ میں ڈالنا تو درکنار اسے توڑے بھی نہ اور یہ خیال کرنے لگ جائے کہ خدا تعالیٰ پر توکل جو کر لیا وہ خود ہی پیٹ بھردے گا۔ تو یہ توکل نہیں بلکہ دیوانگی اور پاگل پن ہے ایسے توکل سے کبھی بھی انسان کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اسی طرح سنت رسولؐ سے بعض باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اگر ان سے انحراف کرکے اسے توکل کا نام دیا جائے گا تو یہ بھی توکل نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں متوکل کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ جادو اور ٹونے ٹوٹکے پر یقین نہیں رکھتا وہاں آپؐ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ وہ ظاہری تدابیر کو بھی اختیار نہ کرے۔ یہ تو اپنی ذمہ داریوں سے فرار ہے۔ جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

آپؐ کے نزدیک توکل یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے تمام تدابیر کو اختیار کرنے کے باوجود اپنی توجہ خدا کی طرف رکھے اور اسی سے نتیجہ کی امید رکھے۔ اور اگر کبھی نتیجہ حق میں نہ نکلے یا کوئی نقصان ہو جائے تو مایوس اور ناامید نہ ہو۔ کیونکہ فضل الٰہی پر بھروسہ کرنے والے کو اس کی فکر نہیں ہوتی۔ وہ سرمایے پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ خدا خود اس کی فکر میں ہے۔ وہ خود ہی اس کے نقصان کو پورا کرے گا۔ اگر رزق کا معاملہ ہے تو ایک متوکل کو یقین ہوتا ہے کہ رازق خود اس کے لئے فکر میں ہے اور وہ خود اسے رزق پہنچائے گا۔ اور ایسی جگہ سے پہنچائے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے توکل کی تو یہ شان ہوتی ہے کہ روزی نہ بھی پہنچے تو ملول اور ناامید ہونے کی بجائے وہ یہی سمجھتا ہے کہ اس کی بھلائی اسی میں ہے کہ اسے روزی نہ پہنچے۔

پس توکل یہی ہے کہ آدمی اسباب سے دستبردار نہ ہو اور نہ ان سے علیحدگی اختیار کرے ہاں دل میں یہ یقین ضرور ہونا چاہئے کہ میرے کام کو کرنے والا وہی مسبب الاسباب ہے۔ جس نے میرے لئے یہ سبب پیدا کیا ہے۔ چنانچہ جو کچھ بھی میسر آئے اسے منجانب اللہ خیال کرنا چاہئے۔ وسیلہ اور ذریعہ چاہے کچھ بھی ہو خلق کو درمیان میں نہیں لانا چاہئے بلکہ خالق ہی کو مسبب الاسباب تسلیم کرنا چاہئے۔ توکل کا یہ وہ مقام ہے جہاں متوکل کو ہر حرکت و سکون میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے معنی صاف دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ۔

"ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے۔ اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے۔ اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے...... جو بہت بڑا گناہ ہے۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے۔ بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے...... نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں...... لیکن جب انسان حد سے تجاوز کرکے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے۔ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ۔ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مرجاتا۔ یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 57، 58)

انسان اپنے اوپر کیوں بھروسہ کرتا ہے؟

انسان بعض اوقات یہ بھی خیال کرنے لگتا ہے کہ فلاں کام میں نے اپنے زور بازو سے انجام دیا ہے۔ ایسا خیال کیوں انسان کے اندر جنم لیتا ہے؟ دراصل وہ شخص جو اس قسم کے وہم میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ اول تو خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور سچی توحید سے نابلد ہوتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر جو قدرت یعنی کسی کام کو کر گزرنے کی طاقت ودیعت کر دی ہے۔ اس کی وجہ سے بعض کم فہم اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جو بھی اس مرض کا شکار ہوتا ہے۔ اسے اگر کوئی کامیابی نصیب ہوتی ہے تو وہ اسے اپنا ذاتی فعل قرار دینے لگتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے اپنے زور بازو سے انجام دیا ہے۔ حالانکہ یہ خیال محض ایک غلط فہمی ہے۔ کیونکہ اگر دیکھا جائے تو اس قدرت کا عطا کرنے والا بھی تو خدا تعالیٰ ہے۔ اگر وہ انسان کو یہ قدرت اور ارادہ عطا نہ کرتا تو کیسے انسان اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا تھا؟ پس معلوم ہوا کہ انسان کے اپنے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ سب خدا تعالیٰ کی عطاء ہے۔ اس لئے اپنے اوپر بھروسہ کرنے کی بجائے اسی کارساز حقیقی یعنی خدا تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کا توکل اور آپ کی نصائح

آپ خود اپنے توکل کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔" اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ۔

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے۔ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔" پھر فرمایا۔

"ان دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت کو دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 216، 217)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اپنے ایک مکتوب 17 ستمبر 1900ء میں حضرت مسیح موعود کے توکل کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"...... میں نے آپ کے ہر معاملے میں استقامت، کوہ وقاری، متانت اور سکینت، جمعیت اور طمانیت دیکھی۔

ہتھکڑیوں کی دھمکی قتل کے منصوبے۔ قتل عمد کے جھوٹے مقدمے۔ کفر کے فتوے ناپاک اور خطرناک گالیوں کے اشتہار اور خطوط آئے۔ جن کو دیکھ کر اور سن کر انسان کا دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ایسی ایسی ناسزا باتیں پیش آئیں جو بڑے بڑے متین آدمی کو بھی حیران کر دیتی ہیں۔ مگر کبھی دیکھا نہیں گیا کہ حضرت اقدس نے پیشانی پر بل ڈال کر اس اثناء میں کسی کی طرف دیکھا ہو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بسا اوقات بعض مکدر امور کی وجہ سے اداس ہوا ہوں۔ مگر حضرت کے پاک اور بشاش چہرے کو دیکھ کر طبیعت ایسی مسرور اور منشرح ہوگئی ہے۔ گویا بڑے عظیم الشان خوش بخش نظارہ کو دیکھا ہے۔

غرض یہ پاک انسان گھر میں بیٹھا ہے جب بھی خوش۔ اور دوستوں کے درمیان ہے تو خوش و خرم۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ساتھ مکان کی تلاشی دلا رہا ہے۔ تو خوش و خرم...... گویا وقار اور متانت کا ایک پہاڑ ہے...... یہ قوت قلب اور سکینت بتاتی ہے کہ ایک معشوق ذوالجلال ایسا سامنے ہے کہ نگاہ اس سے ہٹتی ہی نہیں۔"

(الحکم 26 مئی 1935ء)

مضمون کے اختتام پر حضرت مسیح موعود کے چند ارشادات توکل کی اہمیت کے بارہ میں پیش ہیں۔ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔ وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہی ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اسے موت آگئی تو حرج کیا ہوا۔ مومن کے لئے تو یہ موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر 8 صفحہ 45)

باقی صفحہ 6 پر

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

اپنی یادداشت اور ذہنی استعداد کار بڑھایئے

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث بالخصوص طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سویابین کا مختلف طریقوں سے بکثرت استعمال ہوتا رہا اب پھر اس مضمون کے ذریعے تمام ذہنی و دماغی کام کرنے والوں کے لئے چند مفید معلومات فراہم کر رہے ہیں

سویابین کے استعمال کے مختلف طریق

1- کیپسول (سفوف) سویابین: سویابین گرائنڈر میں ذرا موٹا سفوف کر کے اور بڑے سائز کے کیپسول میں بھر کے دو کیپسول صبح دوپہر شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

2- سویابین بھگو کر کھائیں

رات بھر پانی میں بھگو کر رکھیں (اگر چاہیں تو نمک بھی ملالیں) جب اچھی طرح پھول جائے تو کپڑے سے خشک کر کے کچے دانے کھالیں یا اوون میں پکالیں۔ بھنے ہوئے چنوں کی طرح کھا سکتے ہیں یا کچے دانوں کو تیل میں تل کر کھائیں۔ پہلا طریق زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں چکنائی نہ ہو گی۔ نمک ملی بھنی ہوئی سویابین فوڈ سٹورز سے بھی مل سکتی ہے۔

3- مربہ سویابین: سویابین کو پانی کی مناسب مقدار میں رات بھگو کر رکھیں صبح ہلکی آگ پر پکائیں کہ پانی جذب ہو جائے اسے اب ہوا میں ٹھنڈا ہونے دیں۔ چینی کا شیرہ الگ تیار کر کے (سویابین کو مناسب برتن میں ڈال کر) اسکے اوپر تک ڈال دیں کہ سویابین ڈوب جائے دوسرے روز شیرہ پتلا ہو جائے تو دانوں کو الگ کر کے شیرہ گاڑھا کر لیں یہ عمل بعض اوقات دو تین مرتبہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح خوش ذائقہ مربہ تیار ہو جائے گا۔

کیپسول لیسی تھین

CAP.LECITHIN

ہر کیپسول میں سویالیسی تھین (1200 ملی گرام) (ذاتی استعمال میں بہت مفید پایا)

EACH CAP . CONTAINS SOYA LECITHIN (1200M.G)

گولیاں / کیپسول جنکگو (جنکگو بائی لوبا)

TAB/CAP. GINKGO (GINKGO BILOBA)

یہ نباتاتی دوا یادداشت و ذہنی استعداد کار بڑھانے کے لئے بے حد موثر ہے (خاکسار نے ذاتی طور پر اس دواء کو استعمال کر کے بہت مفید پایا ہے)

معاون صحت معالجات

سویابین کے استعمال کے ساتھ ساتھ عام جسمانی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور ہمیشہ یہ مقولہ ذہن نشین رہے کہ صحت مند دماغ صحت مند جسم ہی میں ہوتا ہے پس صحت بخش قدرتی و مناسب غذائیں۔ وقت پر کام اور وقت پر آرام کو معمول بنانا چاہیے۔ (ورزش ذہنی کام کرنے والوں کو لازماً کرنی چاہیے یہ بات خاص اہمیت کی حامل ہے) معاون غذائی معالجات (DIETARY SUPPLEMENTS) سے بھی حسب ضرورت استفادہ کرنا چاہیے۔

طبی علاج: مغز کدو، مغز بادام، تخم خشخاش، دھنیا خشک، سونف، برہمی بوٹی، اسطوخودوس تمام اشیاء میں سے ہر ایک (50) گرام لیں اور پیس کر چینی 250 گرام ملالیں۔ 3 چمچ صبح و شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد پرانا نزلہ زکام۔ ضعف دماغ۔ اعصابی کمزوری دور کرنے اور حافظہ بڑھانے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح مربہ زنجبیل (ادرک) مربہ آملہ، ہلیلہ، سیب، تقویت دماغ کے لئے مفید اغذیہ ہیں۔

ورزشیں: حافظہ اور ذہنی استعداد کار بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کی بینائی اور گردن کے پٹھوں اور اعصاب کی قوت و صحت پر خصوصی توجہ دیں

غذا: کسی گندم کا چھان لے لیں اور آٹے میں ملا کر اسکی روٹی بنا کر کھانے کو معمول بنائیں۔ اور OATS (جئی۔ جو کی قسم) کے دلیہ (Prridge) میں بھی یہی چھان (BRAN) ملا کر دلیہ تیار کریں اور صبح اسکا ناشتہ کریں چھان میں قبض کشاء وٹامنز ہوتے ہیں اور چونکہ دماغی کام کرنے والوں کو زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے اکثر قبض کی شکایت ہو جاتی ہے یہ وٹامنز جہاں جسم کو طاقت بخشتے ہیں وہاں قبض دور کرنے کا قدرتی، مفید و بے ضرر علاج بھی ہیں۔ چھان کا ریشہ دار مواد (FIBRE) انتڑیوں کی خوب صفائی کرتا ہے مجموعی طور پر 50 گرام چھان (چوکر) یومیہ تقسیم کر کے مختلف شکلوں میں ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ شہد دودھ یا پانی میں ملا کر پئیں۔ بشرطیکہ شہد خالص ہو سلاد، سبزیاں، پھل، خشک پھل میوے بادام، چلغوزہ، اخروٹ، ناریل، کھجور، چنے، دالیں بمعہ چھلکا۔ بکرے کی سری اور اسکا بھیجا (مغز) انڈوں کی زردی۔ پیاز اور لہسن بھی مفید غذائیں ہیں۔

پرہیز و ہدایات

مسلسل زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے سے اجتناب کریں۔ کھلی تازہ ہوا میں سیر یا ورزش کو معمول بنائیں میدہ کی مصنوعات جو انتڑیوں میں چپک کر قبض کا باعث بنتی ہیں سے پرہیز کریں نیز چائے۔ کافی اور کوک اگرچہ وقتی طور پر چستی تو پیدا کرتی ہیں مگر ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں ان سے حتی الوسع پرہیز کریں۔ ذہنی کام کرنے والے تھوڑا کھائیں اور تھوڑے وقفوں سے کھائیں اتنا کہ غذا آپ کا بوجھ اٹھائے نہ اتنا کہ آپ کو غذا کا بوجھ اٹھانا پڑے۔ کام کرتے کرتے جب دماغ تھک جائے تو اسے مکمل آرام دیں خواہ تھوڑے وقت کے لئے ہی ہو۔ ذہنی پریشانیوں سے بچیں ذہن کو آزاد رکھیں دماغ تھک جائے تو پیر اور گردن کی مالش بھی مفید رہتی ہے مالش کے لئے زیتون کا یا کوئی اور تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً روغن بادام یا روغن کدو وغیرہ۔

یادداشت بڑھانے کا ایک طریق

اس طریق سے سبق جلد ذہن نشین ہو جاتا ہے اور یادداشت ترقی کرتی ہے (ا) جب ٹیچر پڑھائے تو پوری توجہ اور انہماک سے سنا جائے (ب) نوٹس لے جائیں (ج) اپنے سے کسی JUNIOR STUDENT کو پڑھایا جائے (د) اگر ایسا نہ ہو سکے تو خود کو اونچا بول کر سنایا جائے اگر متذکرہ بالا طریقوں میں سے فردا فردا سب کو معمول بنایا جائے تو یادداشت ترقی کرتی ہے

چند آخری گزارشات

خدا نے عالمگیر جماعت احمدیہ پر جو عظیم ذمہ داریاں ڈالی ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہماری جماعت کے افراد جسمانی و ذہنی لحاظ سے اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ہوں بالخصوص واقفین نو کی اعلیٰ ذہنی ترقی کے لئے ماہرین فن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس اہم ضرورت کے پیش نظر بکثرت ایسے مضامین ہدیہ قارئین کریں جو اس مقصد کو کما حقہ پورا کرنے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

جہاز میں سانپ

پرتھ۔ آسٹریلیا میں ایک بچے کو جہاز کے اندر سانپ نے ڈس لیا بچہ میلبورن سے پرتھ جا رہا تھا تفصیلات کے مطابق ایک 6 سالہ بچہ جس کی حالت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے گذشتہ روز اپنے والدین کے ساتھ میلبورن سے پرتھ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کر رہا تھا کہ اچانک سفر کے دوران اسے سانپ نے ڈس لیا جس سے اس کی حالت بگڑ گئی جبکہ آسٹریلیا کی ہوائی کمپنی ابھی تک یہ بتانے سے قاصر ہے کہ ہوائی جہاز میں سانپ کیسے آیا ڈاکٹروں نے بچے کے میڈیکل ٹیسٹ کے بعد یہ بات واضح کی کہ بچے کو سانپ نے ڈسا تھا 5 سالہ بچے کیبل کی ماں نے کہا میرے لئے اس واقعے کو دوبارہ بیان کرنا انتہائی مشکل ہے ان کے مطابق سانپ کوئی مسافر اپنے ساتھ غیر قانونی طریقے سے جہاز میں لایا تھا جو یہ واقعہ ہونے پر جہاز اترتے ہی خاموشی کے ساتھ نکل گیا کیبل کی ماں کے مطابق جب دوران سفر کیبل نے الٹی کرنا شروع کی تو مجھے پریشانی ہوئی لیکن جہاز کے عملے اور میری رائے کے مطابق یہ ایک ہوائی بیماری ہو گی لیکن میرے علم میں یہ بات اس وقت آئی جب میں نے اپنے گھر جا کر بچے کو بستر پر لٹایا تو میری نظر اس کی ٹانگ پر پڑی جہاں صرف کسی چیز کے کاٹنے کے نشان تھے میں اسے فوراً ہسپتال لے گئی جہاں میڈیکل رپورٹ کے ذریعہ یہ بات سامنے آئی کہ میرے بچے کو سانپ نے کاٹا ہے۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 98-10-13)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 5

پھر فرمایا۔

"جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 244)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

"اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 360)

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے والد محترم حاجی محمد ابراہیم گورایہ صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 14۔ نومبر 2000ء رات 10 بجے ربوہ میں بعمر 88 سال انتقال فرما گئے۔ مورخہ 15۔ نومبر کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف و تالیف نے دعا کروائی۔

مرحوم نے 1966ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھنے والے فدائی احمدی اور بہت ہی دعا گو، تقویٰ شعار اور تہجد گزار بزرگ تھے، بہت ہر دل عزیز اور مہمان نواز تھے۔ آپ نے علاقہ بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ میں خاص طور پر انتہائی اخلاص اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ ان گنت خوبیوں کی وجہ سے وہاں پر احمدی و غیراز جماعت احباب میں بہت ہی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ علاقے کے انتہائی معززو دانشور اور درویش صفت انسان تھے۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے محترم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔ محترم محمد طارق گورایہ صاحب اور محترم محمد زید گورایہ صاحب بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ اور چار بیٹیاں محترمہ عابدہ مالک ورک صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد مالک ورک صاحب کیلگری کینیڈا میں، محترمہ ساجدہ ارشاد چٹھہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ارشاد احمد چٹھہ صاحب جرمنی میں محترمہ راشدہ سعید گورایہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سعید احمد گورایہ صاحب لاہور میں اور محترمہ عارفہ مقصود باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد باجوہ صاحب ربوہ میں مقیم ہیں۔ محترمہ صفیہ خالد گورایہ صاحبہ جو کہ بطور جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان سلسلہ کی خدمات انجام دے رہی ہیں آپ کی بہو ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کو جماعتی دورہ پر۔ بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

2۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

3۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم اسلام الدین صاحب ڈرائیور نظارت دعوت الی اللہ کے ماموں زاد بھائی مکرم محمد حسین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر جلد کی ایک پیچیدہ بیماری کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ مریم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم گل خان صاحب مرحوم دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں چلنے پھرنے میں دقت ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ عزیزہ منیبہ سلیم زوجہ مکرم ملک نذر احمد صاحب خانپور سے دنیا پور آتے ہوئے مورخہ 9۔ نومبر 2000ء کو خانپور کے نزدیک ایک حادثہ میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ نے اپنا ایک بیٹا عمر ساڑھے تین سال اور ایک بیٹی عمر 6 ماہ پیچھے چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کی عمر صرف 25 سال تھی۔

مرحومہ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب، مکرم شیخ نسیم عباس صاحب، اور مکرم شیخ مبشر احمد صاحب دنیا پور کی بھتیجی تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

حضور ایدہ اللہ کو باقاعدگی کے ساتھ
دعا کا خط لکھئے

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 17 نومبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 18 نومبر غروب آفتاب 5-10
اتوار 19۔ نومبر طلوع فجر 5-13
اتوار 19۔ نومبر۔ طلوع آفتاب 6-38

3۔ اسلامی ممالک آبدوزیں خریدیں گے

پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل عبدالعزیز مرزا نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ تین اسلامی ممالک پاکستانی آبدوزیں خریدیں گے۔ سعودی عرب ملائیشیا اور قطر نے پاکستانی آبدوزوں میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ وزیر خارجہ اور وزیر تجارت سے غیر ملکی وفود نے ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے سمندری راستے سے جارحیت کی کوشش کی تو کم وسائل کے باوجود نمٹ سکتے ہیں۔ دشمن بعض شعبوں میں ہماری مہارت سے بہت پریشان ہے۔ ہماری تجارتی ناکہ بندی نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے بتایا کہ اسلحہ کی بین الاقوامی نمائش "آئیڈیاز 2000" فائدہ مند ثابت ہوگی۔ خطے کی صورت حال کی وجہ سے پاکستان کے دفاعی اخراجات بہت زیادہ ہو چکے ہیں جنہیں دفاعی صنعت، مرمت، دیکھ بھال اور تربیت کو کمرشل کر کے گھٹایا جاسکتا ہے۔

احتساب آرڈی ننس کے خلاف

درخواست خارج لاہور ہائی کورٹ نے احتساب آرڈی ننس کے خلاف درخواست عدم پیروی کی وجہ سے خارج کر دی ہے۔ فل بنچ نے آرڈی ننس کے خلاف پاکستان لائرز فورم کی درخواست پر سماعت کے لئے وکیل کو بلایا لیکن ایس اے کے ڈوگر حاضر نہ ہوئے۔ فاضل عدالت نے حسین نواز سیف الرحمن اور انور سیف اللہ کی رہائی کی درخواستوں پر سماعت ملتوی کر دی ہے۔

والدین کو سزائیں ملیں گی

بچوں کو پرائمری تک سکول نہ بھجوانے والوں کو سزائیں دینے کے لئے آرڈی ننس تیار کر لیا گیا ہے۔ پرائمری تک بچوں کو تعلیم نہ دلوانے والے والدین کو 200 روپے جرمانہ یا ایک ہفتہ تک سزا مل سکے گی۔ بچوں کو نوکری کروانے والے والدین کو ایک ماہ کی قید کی سزا دی جائے گی۔ مجاز حکام کی تحریری شکایت پر والدین کو مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ سکول بھیجنے میں ناکامی پر 20 روپے یومیہ بھی جرمانہ کیا جائے گا۔ بچوں کو ملازمت دینے والے کو 500 روپے جرمانہ کی سزا بھی ملے گی۔ بیمار اور معذور بچوں کے والدین قابل معافی ہوں گے۔ سکول دور ہونے پر بھی استثناء ملے گا۔

جی ڈی اے میں شمولیت کا فیصلہ نہ ہوسکا

مسلم لیگ کے اعلیٰ سطحی مشاورتی اجلاس میں جی ڈی اے میں شمولیت کا فیصلہ نہ ہوسکا۔ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ 20 نومبر کو فیصلہ کرے گی۔ مسلم لیگ کے راجہ ظفرالحق نے کہا کہ آج پیپلزپارٹی ملک کے لئے سیکیورٹی رسک نہیں ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں سے مل کر بحالی جمہوریت کی مہم چلانا چاہتے ہیں۔ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تو سپریم کورٹ کے 3 سال 30 سال میں بدل جائیں گے۔

معاہدہ بری بات نہیں

مسلم لیگ کے صدر نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی سے معاہدہ کرنا بری بات نہیں پاک سر زمین کی حفاظت کے لئے غیر مسلموں سے بھی معاہدہ جائز ہے پی پی تو مسلمانوں کی جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کا وقار بحال رکھنے کے لئے جرنیلوں کا کڑا احتساب ناگزیر ہے۔

ہم خیال گروپ کا الگ اجلاس

ایک طرف مسلم لیگ کا مشاورتی اجلاس جاری تھا دوسری طرف ہم خیال گروپ کا اجلاس ہوا جس میں ان اہم مسلم لیگی لیڈروں نے شرکت کی جن کو مشاورتی اجلاس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تھی اس اجلاس میں چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی، اعجاز الحق اور میاں اظہر نے شرکت کی۔ شرکاء نے دعویٰ کیا کہ ہم نے الگ اجلاس میں شرکت کر کے مسلم لیگ کو ٹوٹنے سے بچالیا۔

دولت ٹیکس کے گوشوارے کی تاریخ میں

توسیع حکومت نے دولت ٹیکس کے گوشوارے جمع کرانے کی تاریخ میں 20 نومبر تک توسیع کر دی ہے۔ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے بتایا ہے کہ 15 نومبر تک مجموعی طور پر 15 لاکھ 67 ہزار 290 ٹیکس فارم تقسیم کئے گئے جن میں سے 8 لاکھ 60 ہزار 85 واپس وصول ہوئے۔

انٹری ٹیسٹ ہائی کورٹ میں چیلنج

میڈیکل کالجوں کے انٹری ٹیسٹ کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ دو اکیڈمیوں نے اپنے طلباء کو ٹیسٹ کے سوال پہلے ہی فراہم کر دیئے تھے ان کے امیدواروں کی اکثریت کامیاب ہوگئی۔

ہزاروں کرپٹ ملازمین کی برطرفی شروع

وفاقی حکومت نے 25 سال کی مدت ملازمت پوری کر لینے والے کرپٹ سرکاری ملازمین کی جبری برطرفی کا عمل شروع کر دیا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

الگور نے ملاقات کی تجویز دی

امریکہ میں صدارتی انتخابات میں ووٹوں کی گنتی کا تنازعہ ختم کرنے کے لئے صدارتی امیدوار نائب صدر الگور نے اپنے حریف جارج بش جونیئر سے ملاقات کی تجویز دی ہے مگر بش نے یہ تجویز مسترد کردی ہے۔

دستی گنتی روکنے کی استدعا مسترد

امریکی صدارتی انتخابات کا تنازعہ اب عدالتوں میں پہنچ گیا ہے۔ امریکی سپریم کورٹ میں بش جونیئر کی طرف سے درخواست دائر کی گئی کہ فلوریڈا میں ووٹوں کی دستی گنتی روکنے کا حکم جاری کیا جائے لیکن سپریم کورٹ نے دستی گنتی روکنے کی استدعا مسترد کردی۔ یہ فیصلہ سات ججوں پر مشتمل بنچ نے متفقہ طور پر دیا ہے۔

ہفتہ کو حتمی نتیجہ کی توقع

فلوریڈا کے الیکشن عہدیداروں نے بتایا ہے کہ ہفتہ کے روز حتمی نتیجہ کا اعلان کردیں گے۔ نائب صدر الگور نے جواباً کہا ہے کہ وہ عدالت میں جائیں گے۔ فلوریڈا کی سیکرٹری آف سٹیٹ کیتھرائن ہیرس نے بتایا ہے کہ ہفتہ کو بیرون ملک سے بھیجے گئے ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے پر حتمی نتیجہ کی تصدیق کر دیں گے۔ بیرون ملک سے دو سے چار ہزار ووٹ موصول ہوئے ہیں۔

یاسر عرفات کے ہیڈکوارٹر پر حملہ

اسرائیل نے یاسر عرفات کے ہیڈکوارٹر پر راکٹوں اور میزائلوں سے حملہ کیا۔ اسرائیلی فوجی دن بھر ہیلی کاپٹروں، ٹینکوں اور مشین گنوں سے فلسطینی علاقوں پر فائرنگ اور گولہ باری کرتے رہے۔ جنگی ہیلی کاپٹروں نے کئی علاقوں میں راکٹ برسائے جس سے متعدد عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ اسرائیلی فوجیوں نے مظاہرہ کرنے والے فلسطینیوں پر بھی تشدد کیا۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اسرائیل کی دہشت گردی کی کارروائیوں کے باوجود امن کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ روسی وزیر خارجہ مفاہمت کرانے کے خیال سے تل ابیب پہنچ گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر نے کہا کہ اقوام متحدہ کی امن فوج کا قیام مناسب تجویز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میری گاڑی پر بھی جس پر اقوام متحدہ کا نشان درج ہے فائرنگ کی گئی۔

بھارت کے عذرات

بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان کے جارحانہ پروپیگنڈے اور جہاد کی اپیلوں پر بھارتی کرکٹ ٹیم کا دورہ پاکستان منسوخ کیا گیا ہے۔ بھارتی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کا اس موقع پر باقاعدہ دورہ مناسب نہیں۔

اسرائیلی نمائندہ دہلی پہنچ گیا

مشرق وسطی کی صورت حال پر اسرائیلی نمائندہ بھارتی حمایت لینے کے لئے نئی دہلی پہنچ گیا۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے اس اعلیٰ عہدیدار نے بھارتی حکام سے ملاقات کی۔ وہ سیاستدانوں سے بھی ملیں گے۔ اسرائیلی وزیراعظم ایہود بارک نے بھارتی وزیراعظم واجپائی کو خط بھی لکھا ہے۔

جموں میں شیوسینا کا حملہ

جموں میں شیوسینا نے مسلم آبادی پر حملہ کیا اور مسلمانوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ کی۔ لاٹھیوں سے مسلح کارکن نعرے لگا رہے تھے کہ "ہندوستان میں رہنا تو پھر ہر مسلمان کو رام رام کہنا ہوگا۔" مسلمانوں نے جواباً احتجاجی جلوس نکالا۔ مسیحی بھی ساتھ شریک ہوئے۔

35 منٹ میں واشنگٹن تباہ ہو سکتا ہے

امریکی جریدے واشنگٹن ٹائمز نے ایک سنسنی خیز رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی میزائل ڈیفنس سسٹم ناکارہ ہے۔ چین صرف 35 منٹ میں واشنگٹن کو تباہ کر سکتا ہے۔ چین کی امریکہ پر بھرپور جوابی حملے کی تیاریاں مکمل ہیں۔ سرد جنگ کے دوران امریکہ سے حاصل کردہ میزائیلوں کو مزید مہلک بنا کر اسی کے خلاف استعمال کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کرلی ہے۔

معزول وزیراعظم بحال

فجی کی ہائی کورٹ نے معزول وزیراعظم کو بحال کرتے ہوئے موجودہ حکومت کو غیر آئینی قرار دے دیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

مجھے خطوط لکھے ہیں کہ ہم نے خیال کیا تھا کہ بعد میں دے دیں گے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی یا آمد کے دوسرے ذرائع ہی بند ہوگئے۔"

"پس یہ مت خیال کرو کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ جو لوگ بے وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے ثواب زیادہ ہوتا ہے جو شخص آج دیتا ہے وہ اگلے دسمبر میں دینے والے سے گیارہ ماہ پہلے ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اس کو چھوڑا جاسکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ مگر وہ مجبوری نہیں جو انسان خود اپنے لئے قرار دے لے۔"

(تقریر مجلس مشاورت 1936ء)

(وکیل المال اول)

بلال انٹرپرائزز
ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

نور سائیکل ورکس
تمام ورائٹی بے بی سائیکل اور نئے سائیکل دستیاب ہیں۔ نیز جھولا پنگھوڑا واکر، بچہ سائیکل اور پرام
چوک یادگار ربوہ فون 213999
پروپرائٹر: عبدالنور ناصر

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائٹر۔ طاہر محمود
4844986

FB Protection-H`Hair Care Tonic
بالوں کی سفیدی۔ گنجاپن، خشکی سکری اور بالوں کے دیگر امراض کا واحد حل قیمت 80/
ہومیوپیتھک اور جنرل سٹور پر دستیاب ہے
ایف بی ہومیوپیتھک ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 04524-212750

ضرورت ہومیو ڈاکٹر
خاکسار کو تحصیل شکر گڑھ میں فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری کھولنے کے لئے کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ بہترین فیملی رہائش بھی دی جائے گی اپنے کاغذات اور کوائف امیر ضلع اور صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ۔ لاہور

میجسٹک سٹین لیس سٹیل
پریشر ککر میٹل پلیٹ کے ساتھ
پاک آئرن سٹور
گول بازار ربوہ فون 211007

ہومیوپیتھی میں الله شافی ایک قدم اور آگے!
پوٹینسی 10ML/20ML قطروں کے علاوہ اب نہایت اعلیٰ اور زود اثر سیل بند 10 گرام (شوگر فری) اور 20 گرام (میٹھی) گولیوں میں نہایت مناسب قیمت پر ان سب خوبیوں کے ساتھ کہ اگر آپ چاہیں تو دوائی
نہ ختم ہوگی — نہ خراب ہوگی — نہ اڑے گی
اسکے علاوہ
کاکیشیا مدرٹنکچر (سپیشل)
تندرستی کا خزانہ
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے خدا کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔
ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تکالیف تیزابیت، جلن درد، السر، بدہضمی، گیس، بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا
نیز روزمرہ استعمال کی 117 ادویات خوبصورت بریف کیس اور سادہ بکس میں اب ڈراپس کے علاوہ 10 گرام (شوگر فری) اور 20 گرام (میٹھی) گولیوں میں اور خالی بریف کیس/سادہ بکس، جرمنی و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات و سامان رعایتی قیمت پر خرید سکتے ہیں۔
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے بااعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب فیصل آباد میں بھی کام شروع کردیا ہے۔ حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر: مطب حمید
عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256
فیصل آباد۔ فون نمبر 041-638719

CPL No. 61